دُنیا کا آئندہ مذہب اِسلام ہوگا

از

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

دُنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا

(فرمودہ حضرت فضل عمر خلیفة المسیح الثانی۔ مؤرخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۲۰ئہ بمقام سیالکوٹ)

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

اس وقت دنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ ہمارا ہی مذہب نجات کا باعث ہو سکتا ہے اور یہی ساری دُنیا میں پھیلے گا۔ یہ جھگڑا آج سے نہیں بلکہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور اس بات میں ہمیشہ اختلاف رہا ہے کہ کونسا مذہب ساری دُنیا قبول کریگی۔ جب یہ بات شروع سے معرضِ بحث چلی آ رہی ہے اور اس وقت کوئی فیصلہ نہیں ہُوا تو اب کونسی نئی بات پیدا ہو گئی ہے کہ اس پر بحث کی جائے آج تک کونسا مذہب ساری دُنیا کا ہو چکا ہے کہ آئندہ ہوگا۔ اسلام تیرہ سو سال سے دُنیا میں موجود ہے، عیسائیت ۱۹ سو سال سے، ہندو مذہب کئی ہزار سال سے اور پارسی مذہب (کہتے ہیں) لاکھوں سال سے چلا آتا ہے ان میں سے کس نے ساری دُنیا کے دل میں گھر کر لیا ہے کہ آئندہ کے متعلق بحث کی جائے کہ کونسا مذہب تمام لوگ قبول کر لیں گے۔ اب کوئی نیا مذہب تو نہیں نکلا کہ اس کے متعلق کہا جائے کہ وہ ساری دُنیا کو اپنے پیچھے لگا لے گا۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہونا چاہیئے اس لئے مَیں پہلے اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ:۔

بیشک آج تک کسی مذہب نے تمام دُنیا کو اپنے پیچھے نہیں لگایا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جو حالت مذاہب کی آج ہو گئی ہے وہ پہلے نہیں تھی پس کسی نئے مذہب نے نہیں بلکہ زمانہ کی حالت نے لوگوں کی توجہ کو ادھر پھیر دیا ہے کہ دنیا کا آئندہ مذہب کیا ہوگا؟

پہلے ہر ملک کے لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے تھے کیونکہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے اور تعلقات قائم کرنے کے جو ذرائع اب پیدا ہو گئے ہیں وہ اُس وقت نہ تھے اس لئے ان کا مذہب ایک خاص حلقہ تک ہی محدود رہتا تھا۔ لیکن اب چونکہ ریل، ڈاک، تار، جہاز اور دوسرے ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے ساری دُنیا کی ایک ملک بلکہ ایک شہر کی حیثیت ہو گئی ہے اور علوم کی کثرت اور چھاپہ خانہ کی وجہ سے ہر ایک مذہب کی تعلیم لوگوں کے سامنے آگئی ہے اور لوگوں میں وسعت حوصلہ پیدا ہو کر ایک دوسرے مذہب کا معائنہ کرنے کا شوق ہو گیا ہے اس لئے وہ ایک دوسرے کے مذہب پر بہت آسانی اور سہولت سے غور کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی خوبیاں ان پر واضح ہو سکتی ہیں۔ اس صورت میں یہ معلوم کرنا بہت آسان ہو گیا ہے کہ کونسا مذہب سب سے اعلیٰ اور تمام خوبیوں کا جامع ہے۔

عیسائیوں نے اس وسعت حوصلہ اور دوسرے مذاہب کے مطالعہ کے شوق سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اپنے مذہب کی تائید میں لاکھوں اور کروڑوں ٹریکٹ اور کتابیں لکھ کر تقسیم کرنا شروع کر دیں اور دو سو سال کے عرصہ میں کروڑوں انسانوں کو عیسائیت میں داخل کر لیا اور ایسے ایسے علاقے جہاں کوئی عیسائیت کا نام تک نہ جانتا تھا وہاں بھی پھیلا دی اور ملک تو الگ رہے خود ہندوستان میں تیس چالیس لاکھ لوگوں کو عیسائی بنا لیا جب اس طرح ہر طرف عیسائیت ہی عیسائیت پھیلنے لگی تو قدرتاً یہ سوال پیدا ہوا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ لیکن اس بات نے بھی لوگوں کی آنکھیں اچھی طرح نہ کھولی تھیں کہ دُنیا میں سیاسی تغیرات ایسے پیدا ہو گئے کہ سوائے عیسائیت کے اور کسی مذہب کی کوئی طاقتور حکومت نہ رہی۔

دُنیا میں بڑے بڑے مذاہب تین ہیں۔ ہندومت، عیسائیت اور اسلام۔ ہندوؤں میں اپنے مذہب کے پھیلانے کے لئے کوئی خاص تحریک نہیں پائی جاتی۔ تھوڑا عرصہ ہوا ان میں ایک چھوٹا سا فرقہ آریہ نکلا ہے جس میں بہت تھوڑے لوگ ہیں اور انہوں نے غیر مذاہب میں سے سوائے چند آدمیوں کو داخل کرنے کے اور کچھ نہیں کیا۔ اس فرقہ کی کوششیں ان ادنیٰ اقوام تک ہی محدود ہیں جو دراصل ہندو ہی ہیں۔ باقی رہے مسلمان اور عیسائی۔ عیسائیوں کے متعلق تو میں نے بتایا ہے کہ انہوں نے

کروڑوں لوگ عیسائیت میں داخل کر لئے مگر مسلمانوں نے کچھ نہ کیا حالانکہ ان میں سے ہر ایک کو اسلام نے تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو سخت ضعف پہنچا اور مزید بات یہ ہوئی کہ پے درپے ایسے حادثات اور واقعات پیش آئے کہ مسلمانوں کو خیال پیدا ہوگیا کہ اب ہم دُنیا میں قائم نہیں رہ سکتے۔ اس سے مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم اسی طرح گرتے رہے تو عیسائیت کے مقابلہ میں کسی صورت میں بھی نہیں ٹھہر سکیں گے۔ اب اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا تو لازماً ماننا پڑیگا کہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ ساری کی ساری دنیا نہ سہی قریباً ساری دنیا کا مذہب عیسائیت ہو اور اگر اسلام عیسائیت کا مقابلہ کر سکتا ہے اور اس پر غالب آسکتا ہے تو لازماً ماننا پڑیگا کہ دُنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا کیونکہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو مذہب حق ہوگا وہ ساری دُنیا میں پھیل جائیگا۔

پس اس سوال پر غور کرنا لغو اور بیہودہ نہیں ہے کیونکہ زمانہ پوری قوت اور سارے زور سے ٹھوکریں اور کہنیاں مار مار کر ہمیں بتا رہا ہے کہ آنکھیں کھولو اور توجہ کرو کہ تمہارے مذہب اسلام نے دُنیا میں باقی رہنا ہے یا عیسائیت نے؟

پس یہ کوئی معمولی سوال نہیں بلکہ بہت اہم ہے اس کی اہمیت کو مدِّنظر رکھ کر اس وقت جبکہ طبائع میں ہیجان پیدا ہوگیا ہے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اس امر کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کروں کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا یا عیسائیت۔

دوسری وجہ اس سوال پر غور کرنے کی یہ ہے کہ چونکہ اس وقت مسلمانوں پر انتہائی درجہ کا ادبار آگیا ہے اور ان کی حالت مایوسی کی آخری حد تک پہنچی جا رہی ہے اس لئے مایوسی سے بچانے کے لئے کہ تمام ناکامیاں اور نامرادیاں اسی کی وجہ سے ہوتی ہیں میں نے یہ بتانا ضروری سمجھا ہے کہ اسلام ہی دُنیا کا آئندہ مذہب ہوگا اور کوئی طاقت اور کوئی قوت اسے ہرگز نہیں مٹا سکتی۔ اسلام ایک نہایت مضبوط چٹان پر کھڑا ہے اس لئے ناممکن ہے کہ مٹ سکے وہ پھیلے گا اور ضرور پھیلے گا۔

اس کے بعد حضور نے ان غلط الزامات کی تردید کی جو عیسائی اسلام پر لگا کر لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ایسا مذہب قائم رہنے کے قابل نہیں ہے اور عیسائیوں کی اس بات کو عقلی اور نقلی طور پر غلط ثابت کیا ہے کہ جو مذہب زمانہ کے ساتھ نہیں بدلتا وہ سچا مذہب نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا ہم یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کوئی مذہب کامل نہیں ہے اور ہر زمانہ کی ضروریات کے مطابق تعلیم نہیں

رکھتا تو جوں جوں زمانہ بدلے گا اسے بھی تغیر کرنا پڑیگا ورنہ وہ قائم نہیں رہ سکے گا لیکن اگر کوئی ایسا مذہب ہے جو ہر زمانہ کی ضروریات کو مہیا کرتا ہے وہ بدلے یہ نہیں ہم مان سکتے۔

اس کے بعد حضور نے یہ بتایا کہ مسیحیت اور اسلام میں سے کونسا مذہب ہے جو ہر زمانہ کے لئے کافی ہے اس کے لئے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا مقابلہ کرکے دکھایا کہ عیسائیت کی تعلیم زمانہ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی اور اسے بدلا جا رہا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اگر زمانہ اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائے تو یہ نہیں کہ اس تعلیم کو بدلنے کی ضرورت ہے بلکہ زمانہ کو پھر پھرا کر اسی تعلیم کے ماتحت آنا پڑتا ہے جیسا کہ مسئلہ طلاق اور تعددِ ازدواج کے متعلق ہؤا ہے۔ طلاق کے مسئلہ پر یورپ بڑے بڑے اعتراض کرتا رہا ہے لیکن آخر کار اسے جاری کرنا پڑا ہے اور انگلستان میں بھی اس کے متعلق قانون پاس ہو گیا ہے جس کی بنیادی باتیں انہیں اُصول کے مطابق بنائی گئی ہیں جو اسلام نے بتائے ہیں اور جو فقہ حنفیہ میں موجود ہیں۔

عیسائیت اور اسلام کی تعلیم کا موازنہ نہایت ہی زبردست اور مدلل طریق سے کیا گیا اور صاف طور پر واضح کر دیا گیا کہ اسلام اپنی چٹان پر قائم ہے مگر عیسائیت بدل رہی ہے اور اسلام کے مقابلہ پر ہرگز نہیں ٹھہر سکتی اس لئے اسلام ہی دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا۔

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ آجکل مشاہدہ پر بہت زور دیا جاتا ہے اس لئے مذہب کے متعلق بھی یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اگر خدا پہلے لوگوں سے بولا کرتا تھا تو اب کیوں نہیں بولتا اگر اب بھی بولے تب معلوم ہو کہ جس مذہب کے لوگوں سے بولتا ہے وہ سچا ہے اس سوال کا جواب سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ اسلام بتاتا ہے کہ خدا جس طرح پہلے بولتا تھا اسی طرح اب بھی بولتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحبؑ جو اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہوئے تھے ان سے بولا۔

پس اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر ایک کی پیاس بجھا سکتا اور اس کو پیش آنے والی ضروریات کا علاج کر سکتا ہے اس لئے یہی دُنیا کا آئندہ مذہب ہوگا۔

اس کے بعد حضور نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق بتایا کہ گو یہ خطرناک ہے لیکن یہ بھی اسلام کی صداقت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق پہلے سے بتا دیا ہؤا ہے کہ جب مسلمان اسلام کو چھوڑ دینگے تو ان کی ایسی حالت ہو جائے گی۔ اب چونکہ مسلمانوں نے خدا تعالیٰ، رسول کریمؐ اور قرآن کو چھوڑ دیا ہے اس لئے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے اور ان کے ایسے عقائد ہیں جن سے

خدا تعالیٰ اور رسول کریمؐ پر سخت حملے ہوتے اور الزام لگتے ہیں۔

اس موقع پر مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک رؤیا جو حضور نے ۷ ر اپریل ۱۹۲۰ئہ قادیان سے سیالکوٹ روانہ ہونے کے وقت ایک مجمع میں بیان فرمایا اپنے الفاظ میں درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس کا تعلق اس خاص تقریر سے نہایت صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

گزشتہ شب مَیں نے دیکھا کہ ایک مکان ہے اور اس کے پیچھے گلی ہے۔ مَیں نے دیکھا اس گلی میں کچھ لوگ سر نیچے کئے بیٹھے ہیں اور مجھے ایسا معلوم ہؤا کہ کسی آدمی کو سجدہ کر رہے ہیں اس پر مجھے سخت غصہ آیا اور مَیں ان کے پاس گیا کہ انہیں منع کروں لیکن جا کر دیکھا تو معلوم ہؤا کہ وہ سجدہ نہیں کر رہے بلکہ گال زمین پر رکھ کر لیٹے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ مَیں نے بھی آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے ایک بہت بڑی آبادی نظر آئی اور اس جگہ خاص روشنی دیکھی جہاں حضرت مسیح موعودؑ ایک کشتی کی شکل کی چیز میں بیٹھے تھے اور وہ نیچے اُترنا چاہتی تھی۔ ان لوگوں نے بھی کہا کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھ رہے ہیں اس کے بعد وہ کشتی ہوائی جہاز کی طرح نیچے اُتری اور مَیں حضرت صاحب کو تلاش کرنے لگا لیکن مجھے کہیں نہ ملے۔ آخر مَیں سخت غمگین ہو کر کہ شاید حضرت صاحبؑ مجھ سے ناراض ہیں کہ مجھے نہیں ملے، والدہ کے پاس گیا کہ ان کے پاس آئے ہوں گے۔ اس وقت میری آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے میں نے ان سے جا کر پوچھا اور کہا کہ حضرت صاحبؑ مجھے نہیں ملے شاید ناراض ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں باہر تانگہ پر سیر کو جا رہی تھی شریف احمد میرے ساتھ تھا اور عزیز احمد کو بھی مَیں نے ساتھ لے لیا تھا لیکن حضرت صاحبؑ کے آنے کا سُن کر جلدی واپس آ گئی ہوں مگر وہ ابھی تک مجھے بھی نہیں ملے اس سے مجھے تسلّی ہوئی۔ والدہ نے جب میرے آنسو دیکھے تو فرمایا یہ تو رؤیا ہے اور رؤیا کی تعبیر ہوتی ہے۔ یہ سُنکر مجھے اطمینان ہو گیا اور مَیں نے سمجھا کہ یہ رؤیا ہے اور حضرت صاحب کے نہ ملنے کی جو وجہ مَیں نے سمجھی تھی وہ صحیح نہیں ہے۔ رؤیا میں مجھے اس کی تین تعبیریں سمجھائی گئیں۔ مَیں نے کہا یا تو مَیں ایسی زبان میں کتاب لکھونگا جس میں لکھنے کی مشق نہیں، یا عظیم الشان تقریر کرونگا جو بے نظیر ہوگی یا کوئی بڑا نشان ظاہر ہوگا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

اس رؤیا میں تقریر کرنے کی طرف جو اشارہ ہے وہ سیالکوٹ کی اس تقریر کے متعلق معلوم ہوتا ہے جس کا مَیں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ:

جس وقت مَیں تقریر کر رہا تھا اس وقت مجھے ایسا معلوم ہُوا کہ یک لخت آسمان سے نُور اُترا ہے اور میرے اندر داخل ہو گیا ہے اور پھر اس کی وجہ سے میرے جسم سے ایسی شعاعیں نکلنے لگی ہیں کہ مجھے معلوم ہُوا مَیں نے حاضرین کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا ہے اور وہ جکڑے ہوئے میری طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔

(الفضل ۹/ اپریل ۱۹۲۰ء)